السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد پرانی اور بہت ہی تنگ ہے۔ اور اس کے اندر ایک قبر ہے۔ اب بانی مسجد اس مسجد کو گرا کر اسی جگہ نئی مسجد بنانی چاہتا ہے تو اب اگر اس قبر کر گرا کر اس کی زمین مسجد میں داخل کر دے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحکم روایت ذیل اگر عند الضرورت کسی قبر عتیق کو منہدم و بے نشان کر کے مسجد میں داخل کرے ممانعت شرعیہ معلوم نہیں ہوتی، تفسیر خازن میں ہے۔

قال عبد الرحمٰن بن شابة بین الرکن والمقام وزمزم تسعة وتسعین بنیا دان قبر ھود وصالح وشعیب واسماعیل علیھم الصلوٰة والسلام فی تلک البقعة

''عبد الرحمن بن شابہ نے کہا کہ چاہ زمزم اور مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان ننانوے نبیوں کی قبریں ہیں اور ہود اور صالح اور شعیب اور اسماعیل علیہ السلام کی بھی اسی میدان میں قبریں ہیں۔''

ملا علی قاری شرح مشکوٰة میں لکھتے ہیں۔

وذکر غیرہ ان قبر اِسماعیل علیہ السلام فی الحجر تحت المیزاب وان فی الحطیم بین الاسود زمزم قبر سبعین بنیا

''اور بعض علماء نے کہا کہ اسماعیل علیہ السلام کی قبر حجر میں پرنالے کے نیچے ہے اور حطیم کے اندر حجر اسود اور زمزم کے درمیان ستر (۷۰) نبیوں کی قبریں ہیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ بے نشان و نا معلوم قبر کا مسجد میں ہونا شرعاً ممنوع نہیں۔ واللہ اعلم (حررہ عبد الجبار عبد اللہ الغزنوی عفی عنہما (فتاویٰ غزنویہ ص ۱۶)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02